136868 ـ خاوند كو زنا كرتے ہوئے ديكھا تو اسے دھمكى دى كہ اگر اس نے طلاق نہ دى تو وہ اسے رسوا كر دے گى

سوال

ميں ايك عورت كے ساتھ حالت زنا ميں تھا كہ ميرى بيوى آ گئى اور اس نے مجھے دھمكى دى كہ اگر ميں نے اسے طلاق نہ دى تو وہ مجھے رسوا كر ديگى تو كيا يہ طلاق واقع ہو جائيگى ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

زنا كبيرہ گناہ ہے جو زانى سے ايمان كا نام بھى سلب كر ليتا ہے، اور اسے عذاب و ذلت و رسوائى حاصل ہوتى ہے، الا يہ كہ اگر وہ اس سے توبہ كر لے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم زنا كے قريب بھى مت جاؤ كيونكہ يہ بہت بڑى فحاشى اور برا راہ ہے الاسراء (32).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب زانى زنا كرتا ہے تو وہ مومن نہيں ہوتا، اور جب شراب نوشى كرتا ہے تو وہ مومن نہيں ہوتا، اور جب چورى كرتا ہے تو چورى كرتے وقت تو مومن نہيں ہوتا، اور جب مال چھينتا ہے تو لوگ اس كى طرف اپنى نظريں اٹھاتے ہيں تو وہ مومن نہيں ہوتا "

صحيح بخارى حديث نمبر (2475) صحيح مسلم حديث نمبر (57).

اور ايك حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب آدمى زنا كرتا ہے تو اس سے ايمان نكل كر سايہ كى مانند ہو جاتا ہے، اور جب وہ زنا ختم كرتا ہے تو ايمان اس ميں لوٹ آتا ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (4690) سنن ترمذى حديث نمبر (2625) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس خواب ميں دو فرشتے آئے اور انہيں لےگئے آپ نے زانيوں كو ديكھا تو ان كى سزا بيان كرتے ہوئے فرمايا:

" .... وہ دونوں كہنے لگے: چليں تو ہم ايك تنور جيسى عمار كے پاس گئے اس كا اوپر والا حصہ تنگ تھا اور نچلا حصہ كھلا اور وسيع اس كے نيچے آگ جلائى جا رہى تھى، جب وہ قريب ہوتى تو وہ بلند ہو جائے حتى كہ اس سے نكلنے كے قريب ہوتے تو وہ آگ ٹھنڈى پڑ جاتى اور جب ٹھنڈى پڑ جاتى تو وہ اس ميں واپس چلے جاتے، اور اس ميں مرد و عورت سب ننگے تھے ميں نے دريافت كيا يہ كون لوگ ہيں ؟

تو انہوں نے كہا چليں، چنانچہ ہم آگے چل پڑے "

اس حديث ميں بيان ہوا ہے كہ: " ميں نے سوراخ ميں جو لوگ ديكھتے تھے وہ زانى تھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (1320).

اس جرم كى قباحت كى بنا پر اللہ سبحانہ و تعالى نے اس فعل كا ارتكاب كرنے والے كى سزا يہ مقرر كى ہے كہ اگر وہ شادى شدہ ہو تو اسے رجم كيا جائے يعنى پتھر مار مار كر ہلاك كر ديا جائے، اور اگر غير شادى شدہ ہو تو اسے ايك سو كوڑے مارے جائيں.

اللہ سبحانہ و تعالى نے كنوارے زانى كى سزا بيان كرتے ہوئے فرمايا ہے:

زانى مرد اور زانى عورت دونوں ميں سے ہر ايك كو سو كوڑے مارو، اور ان كے متعلق تمہيں اللہ كے دين ميں كوئى نرمى نہيں كرنى چاہيے، اگر تم اللہ اور آخرت كے دن پر ايمان ركھتے ہو، اور ان كى سزا كے وقت مومنوں ميں سے ايك گروہ بھى موجود ہو النور (2).

رہا شادى شدہ زانى كى سزا تو اس كى حد موت تك رجم ہے جيسا كہ صحيح مسلم كى درج ذيل حديث ميں وارد ہے:

عبادہ بن صامت رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو، اللہ سبحانہ و تعالى نے ان (عورتوں) كے ليے راہ نكال دى ہے، كنوارہ كنوارى كے ساتھ (زنا كرے) تو ايك سو كوڑے اور ايك برس جلاوطنى، اور شادى شادى شدہ شادى شدہ سے (زنا كرے) تو ايك سو كوڑے اور رجم ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1690).

اس لیے آپ کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس فعل سے توبہ و استغفار کریں اور اس پر نادم ہو کر آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ نماز روزہ اور صدقہ و خیرات جیسے اعمال صالحہ کثرت سے کریں امید ہے اللہ تعالی آپ کو معاف فرمائیگا.

دوم:

جب آدمی کو طلاق دینے پر مجبور کر دیا جائے کہ اگر طلاق نہ دے تو اس کے مال یا بدن کو اذیت و ضرر ہو یا پھر کسی ایسے شخص کی جانب سے ایسا کرنے کی دھمکی دی جائے جو ایسا کرنے پر قادر ہو اور ظن غالب ہو کہ وہ جو دھمکی دے رہا ہے اس پر عمل بھی کریگا، تو اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی.

زاد المستقنع میں درج ہے:

" جس پر ظلم و تکلیف اور اذیت کے ساتھ یا پھر اس کی اولاد کو اذیت دے کر مجبور کر دیا جائے، یا مال لے جو اسے ضرر دیتا ہو یا کسی شخص نے اسے دھمکی دی اور ظن غالب ہو کہ وہ دھمکی پر عمل بھی کریگا تو اس کے کہنے سے طلاق دینے پر طلاق واقع نہیں ہو گی "

اور ذلیل و رسوا کرنے کی دھمکی ایسی دھمکی ہے جس سے انسان کو بہت زیادہ اذیت و نقصان پہنچ سکتا ہے، اور بعض اوقات تو یہ اسے زدکوب کرنے اور اسے قید کرنے یا اس کا مال لینے سے بھی زیادہ نقصاندہ ہوتی ہے.

اس بنا پر اگر آپ کا غالب گمان یہ تھا کہ آپ کی بیوی نے جو دھمکی دی وہ اس پر عمل بھی کریگی اور آپ کو ذلیل و رسوا کر دیگی اور آپ طلاق کے علاوہ اس کو کوئی اور فدیہ نہیں دے سکتے تو آپ نے اسے طلاق دے دی، تو یہ طلاق واقع نہیں ہوئی؛ کیونکہ یہ طلاق جبر کر کے دلوائی گئی ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحابہ کرام کا فتوی ہے کہ مکرہ یعنی مجبور کیے گئے شخص کی طلاق اور اس کا اقرار واقع نہیں ہوگا.

صحیح طور پر ثابت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ایك شخص نے پہاڑ سے شہد اتارنے کے لیے رسی لٹکائی تو اس کی بیوی آئی اور کہنے لگی مجھے طلاق دو وگرنہ میں یہ رسی کاٹ دوں گی، تو اس شخص نے بیوی کو اللہ کا واسطہ دیا لیکن وہ نہ مانی اور انکار کر دیا تو اس نے اسے طلاق دے دی.

تو وہ شخص عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے کہا:د

جاؤ اپنی بیوی کے پاس چلے جاؤ کیونکہ یہ طلاق نہیں "

علی اور ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی طلاق واقع نہ ہونا مروی ہے. انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 208).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" امام احمد ابو الحارث کی روایت میں کہتے ہیں: جب مکرہ یعنی جس پر جبر کیا گیا ہو شخص طلاق دے دے تو اسے طلاق لازم نہیں ہوگی، جب اس کے ساتھ وہی کچھ کیا گیا ہو جو ثابت بن احنف کے ساتھ کیا گیا تو وہ مکرہ ہے، کیونکہ ثابت کی ٹانگیں اتنی دبائیں گئیں کہ اس نے طلاق دے دی، تو وہ ابن عمر اور ابن زبیر کے پاس آئے تو انہوں نے اسے کچھ شمار نہیں کیا.

اور اللہ تعالی نے بھی ایسا ہی کہا ہے:

مگر وہ جس پر جبر کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطئمن ہو النحل (106).

اس آیت سے امام شافعی رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی.

اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میری امت سے بھول چوك اورخطا و نسیان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا گیا ہے " انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (4 / 51).

سوم:

عورت کے لیے اس طرح کے سبب کے باعث طلاق طلب کرنا جائز ہے، اور وہ حد سے تجاوز کرنے والی شمار نہیں ہو گی اس کے اصرار کی حالت میں اسے طلاق دے دینی چاہیے اور خلع کی طرف نہیں جانا چاہیے، کیونکہ آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ بہت بڑا کام ہے، اس کا بیوی پر اثر کم نہیں ہوتا "

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .